# بیس رکعات تراویح جمہور امت کے نزدیک سنت

از: مولانا محمد شفیع بھٹکلی قاسمی
رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کا معمول باقی دنوں کے مقابلے میں مختلف ہوتا تھا۔ تلاوت، صدقات، اعتکاف اور دعاوں کا اہتمام فرماتے، رات بھر نمازیں پڑھا کرتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نمازوں میں مشغول رہتے۔ بعض صحابہؓ تنہا نماز پڑھتے اور بعض صحابہؓ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں نماز پڑھا کرتے۔ کبھی کبھی آپ ﷺ کے پیچھے بھی نماز پڑھنے لگتے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوتا تو آپ منع فرماتے اور قیام رمضان (تراویح) کے فرض ہونے کا خدشہ ظاہر فرماتے۔

## رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إتَّخَذَ حُجْرَةً (فِی الْمَسِجِدِ) قال حَسِبْتُ أنّه قَالَ: مِن حَصِيْرٍ. فِی رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيها لَيَا لِیَ، فَصَلَّى بِصَلَا تِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إليهم فقَا لَ: قَدَ عَرَفْتُ الَّذِی رَأيتُ مِنْ صَنِيْعِكُم، فَصَلُّوا أَيُّها النَّاسُ فِی بُيوتِكُم، فإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاةِ صَلاةُ المرءِ فِی بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. ﴿صحيح بخاری ۷۳۱، وصحيح مسلم ۱۸۶۲﴾

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں چٹائی کا ایک حجرہ بنایا اور اس میں چند راتیں نماز پڑھی، تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا، تو آپ (ایک رات) بیٹھ رہے، پھر ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح کرنا مجھے معلوم ہوا، اے لوگوں! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو؛ اس لیے کہ فرض

نمازوں کے علاوہ باقی نماز گھر میں افضل ہے۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فِی حُجْرَتِہِ وَجِدَارُ الحُجرَۃِ قَصِیرٌ، فَرَأی النَّاسُ شَخصَ النَّبِیِّ ﷺ، فَقَامَ أنَاسٌ یُصَلُّونَ بِصَلَاتِہِ، فأصبَحُوا فَتَحَدَّثوا بِذٰلِك، فَقَامَ لَیلۃَ الثَّانِیۃِ فَقَامَ مَعَہُ أنَاسٌ یُصَلُّونَ بِصَلَاتِہِ، صَنَعُوا ذٰلِك لَیْلَتَیْنِ أو ثَلَاثاً، حَتّٰی إذا کَانَ بَعدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَلَمْ یَخْرُجْ، فَلَمَّا أصبحَ ذَکَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ، فَقَالَ: إنِّی خَشِیتُ أن تُکْتَبَ عَلَیکُم صَلَاۃُ اللَّیْل. ﴿صحیح بخاری ۷۲۹﴾

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات اپنے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کمرہ کی دیوار چھوٹی تھی، تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے، جب صبح ہوئی تو اس کا چرچہ ہوا۔ دوسری رات بھی اسی طرح لوگ نماز پڑھنے لگے۔ اس طرح دو یا تین رات ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی۔ جب صبح اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔

(۳) عَنْ أنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی فِی رَمَضَانَ، فَجِئتُ فَقُمْتُ إلَی جَنْبِہِ، وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ أیضاً، حَتّٰی کُنَّا رَھْطاً فَلَمَّا حَسَّ النَّبِی ﷺ أنَّا خَلْفَہُ جَعَلَ تَجَوَّزَ فِی الصَّلَاۃِ ثُمَّ دَخلَ فَصَلّٰی صَلَاۃً لَایُصَلِّیْھَا عِنْدَنَا قَالَ قُلنا لَہُ حِیْنَ أصْبَحْنَا أفَطِنْتَ لَنَا اللَّیْلَۃَ؟ قَالَ فَقَالَ: نَعَمْ ذٰلِكَ الَّذِی حَمَلَنِی عَلَی الَّذِی صَنَعْتُ. (الحدیث). ﴿صحیح مسلم: ۱/۳۵۲﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات نماز پڑھ رہے تھے، میں آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوا، پھر دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا، اس طرح بہت لوگ ہو گئے، آپ کو جب معلوم ہوا تو آپ جلدی سے نماز ختم کر کے اندر جا کر نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا رات میں ہمارا نماز پڑھنا آپ کو معلوم ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اسی وجہ سے میں اندر گیا۔

(٤) عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یُصَلُّونَ فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فِی رَمَضَانَ بِاللَّیْلِ أوْزَاعاً یَکُونُ مَعَ الرَّجُلِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَیَکُونُ مَعَہُ النَّفَرُ الخَمْسَةُ أوِ السِّتَّةُ أوْ أقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ أوْ أکْثَرُ فَیُصَلُّونَ بِصَلَاتِہِ، الحدیث. ﴿مسند أحمد ۲۶۳۵۰﴾

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں الگ الگ یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تراویح پڑھا کرتے تھے۔جس کو جتنا بھی قرآن یاد ہوتا، وہ پانچ یا چھ یا اس سے زیادہ یا کم لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتے۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھانا

رمضان المبارک میں عبادت کی کثرت اور رات کی نمازوں کا ذکر احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ تراویح پڑھا کرتے تھے۔کبھی کبھی عام جماعت کے ساتھ بھی تراویح پڑھاتے۔بعض روایات میں ۲۱،۲۲، ۲۳، ۲۴ چار راتوں میں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں ۲۳، ۲۵، ۲۷ تین راتوں میں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں دو یا تین راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے؛ اس لیے محدثین کا خیال ہے کہ عام جماعت کے ساتھ تراویح ایک سے زیادہ مرتبہ مختلف رمضان میں پڑھی گئی۔ واللہ اعلم.

(۱) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْمَعُ أَهْلَهُ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِم إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُم لَيْلَةَ الثِنْتَى وَعِشْرِيْنَ، فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ لَيْلَةَ ثَلاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى ثُلُثَى اللَّيْلِ، ثُمَّ يَأمُرُهُمْ لَيْلَةَ أَرْبَع وَعِشْرِيْنَ أَنْ يَّغْسِلُوا، فَيُصَلِّى بِهِمْ حَتَّى يَصُبَحَ ثُمَّ لَايَجْمَعُهُمْ. ﴿قيام رمضان لمحمد بن نصر ١٠، وإسناده ضعيف﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ ویں (رمضان) کی رات کو گھر والوں کو جمع فرما کر ایک تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۲ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۳ رات کو دو تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۴ ویں رات کو سب کو غسل کرنے کا حکم فرمایا اور پوری رات تراویح پڑھائی، پھر اس کے بعد نہیں پڑھائی۔

(٢) عن أبي ذرٍّ رضی اللہ عنہ أنَّهُ قال لَمَّا كَانَ الْعَشْرُ الاوَاخِرُ أعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ، وَهِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثَ وَعِشْرِيْنَ فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ (الاول) ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ لَمْ يَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ قَامَ بَعْدَ صَلَاةِ

الْعَصْرِ يَوْمَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَعْنِى لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ (وفى المعجم الأوسط للطبرانى نِصْفِ اللَّيْلِ)، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَعِشْرِيْنَ قَامَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَعْنِى لَيْلَةَ سبع وعشرين فمن شاء أن يقوم فليقم. (وفى رواية وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ. قُلْتُ لَهُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ! السُّحُورُ.) قال أبو ذر فتجلدنا للقيام فصلى بنا النبى ﷺ حتى ذهب ثلثا الليل ثم انصرف إلى قبته فى المسجد فقلت له إنّا كنا لقد طمعنا يا رسول اللّٰه أن تقوم بنا حتى تصبح فقال يا أبا ذر! إنك إذا صليت مع إمامك وانصرفت إذا انصرف كتب لك قنوت ليلتك.﴿مسندأحمد۱۲۵۴۹، المعجم الأوسط للطبرانى۴۴۲، مسند الشاميين للطبرانى ۹۷۲، وصحيح ابن خزيمة ۲۲۰۵، سنن ترمذی ۱۳۲۷، وقال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بائیس (۲۲) رمضان المبارک کی عصر کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ آج عشاء کے بعد تراویح پڑھی جائیگی، جس کا جی چاہے ہمارے ساتھ تراویح پڑھے۔ اور یہ ۲۳ویں رات تھی، آپ ﷺ نے عشا کے بعد تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۴ویں رات کو تراویح نہیں پڑھائی، اور اعلان بھی نہیں ہوا، پھر ۲۴ویں رمضان کے عصر کے بعد آپ ﷺ نے اعلان فرمایا، آج عشاء کے بعد تراویح پڑھی جائیگی، جس کا جی چاہے ہمارے ساتھ تراویح پڑھے، آپ ﷺ نے عشاء کے بعد نصف رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۶ویں رات تراویح بھی نہیں پڑھائی، اور اعلان بھی نہیں ہوا، پھر ۲۶ویں رمضان کے عصر کے بعد آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ: آج عشاء کے بعد تراویح پڑھی جائیگی، جس کا جی چاہے ہمارے ساتھ تراویح پڑھے، ۲۷ویں رات عورتوں کو بھی کو جمع فرمایا اور پوری رات تراویح پڑھائی کہ ہم کو فلاح (سحری کا وقت ختم ہونے) کی فکر ہونے لگی۔ راوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ''فلاح'' کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''سحری''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ۲۵ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھائی تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! پوری رات تراویح پڑھاتے تو اچھا ہوتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جوشخص امام کے ساتھ پوری تراویح پڑھے، اس کے لیے پوری رات تراویح پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(۳) عَن نُعَیم بن زِیَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیرٍ رضی اللہ عنہ عَلَی مِنْبَرِ حِمْصَ یَقُولُ: قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی شَهْرِ رَمَضَانَ لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِینَ إِلَی ثُلُثِ اللَّیْلِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَیْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِینَ إِلَی نِصْفِ اللَّیْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَیْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِینَ حَتَّی ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ. ﴿سنن نسائی۱۶۰۶، ومستدرك حاکم، باب قیام اللیل فی رمضان، وقال حاکم هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری وقال الذهبی حدیث حسن﴾

ترجمہ: حضرت نعیم بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کومنبر حمص پر کھڑے ہوکر فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رمضان المبارک کی ۲۳ ویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز کے بعد ایک تہائی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۷ ویں رات کو اتنی رات تک تراویح پڑھی کہ ہم کو گمان ہوا کہ ہم کو سحری کا وقت نہیں ملے گا۔

(٤) عن عائشة زوجِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن رسولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم صلَّی فی المسجدِ ذاتَ لیلةٍ، فصلّیٰ بصلاته ناسٌ، ثم صلی اللیلةَ القابِلَةَ، فكَثُرَ الناسُ، ثم اجتمعوا من اللیلةِ الثالثةِ أو الرابعةِ، فلم یخرج إلیهم رسولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم، فلم أصبح، قال: قد رأیت الذی صنعتم، ولم یمنعنی من الخروج إلیكم، إلا أنی خشیت أن تفرض علیكم. وذلك فی رمضان. ﴿موطا إمام مالك۲٤۸، وصحیح مسلم ۱۸۱۹، وسنن النسائی ۱۶۰٤﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے،تو آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نماز پڑھنے لگے، دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا، تیسری یا چوتھی رات جب لوگ بہت جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات باہر تشریف نہیں لے گئے، جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارا جمع ہونا مجھے معلوم تھا، میں اس لیے نہیں آیا، مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض کردی جائے گی“۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ رمضان المبارک کا تھا۔

(٥) عن ابن شهاب أخبرنی عروة أنَّ عَائشةَ رضی اللّٰه عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَیْلَةً مِنْ جَوفِ اللَّیلِ فَصَلَّی فِی الْمَسْجِدِ، وَصَلَّی رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ،

فَأصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمعَ أكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فكَثُرَ أهلُ الْمَسْجد مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِصَلاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضىٰ الْفَجْرَ أقْبَلَ عَلىٰ النَّاسِ فَتَشَهَّدَثُمَّ قَالَ: أمَّا بَعْدُ فإنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكم. ولٰكِنِّي خَشِيتُ أنْ تُفرَضَ عَلَيْكُمْ صَلاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا. فَتُوفِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالأمرُعَلَى ذٰلك. ﴿صحيح بخاری ۹۲٤، وصحيح مسلم ۱۸۲۰، وصحيح ابن خزيمة ۲۲۰۷، وصحيح ابن حبان ۲٥٤۳، مسند اسحاق بن راهويه ۸۲۷﴾

ترجمہ: ابن شہاب (امام زہریؒ) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عروہؒ نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ایک بار دیر رات رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ سے نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہؓ نے بھی نماز پڑھی، جب صبح ہوئی تو اس واقعہ کا چرچا ہوا تو دوسری رات لوگ زیادہ جمع ہوئے، تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر صبح ہوئی اور اس کا اور زیادہ چرچا ہوا، تو تیسری رات اور زیادہ لوگ جمع ہوئے، آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ چوتھی رات مسجد لوگوں سے بھرگئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے؛ یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپ ﷺ صبح کی نماز میں تشریف لائے، سلام پھیرنے کے بعد صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی؛ لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اور تم کرنہ سکو، پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک اسی طرح تراویح (انفرادی اور چھوٹی جماعتوں کے ساتھ) پڑھی گئی۔

ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا رمضان المبارک میں انفرادی اور با جماعت تراویح پڑھنا معلوم ہوتا ہے۔ تراویح روزہ کے ساتھ ۲ھ میں مشروع ہوئی۔ اس حساب سے رسول اللہ ﷺ نے ۹ سال تراویح پڑھی ہے۔ کبھی انفرادی پڑھی، کبھی چھوٹی چھوٹی جماعت کے ساتھ پڑھی، کبھی عام جماعت کے ساتھ؛ لیکن کتنی رکعتیں تراویح پڑھی ان روایات میں اسکا ذکر نہیں ہے؛ البتہ صحابہؓ، تابعینؒ کا عمل بیس رکعات تراویح پڑھنے کا ہے؛ اس لیے جمہور علماء امت نے بیس رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا ہے۔ ذیل میں چند روایات نقل کی جارہی ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ صحابہ وتابعین کا عمل بیس (۲۰) رکعات تراویح کا ہے۔

(۱) عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ

يُّصَلِّيَ بِالناس فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصُومُونَ النَّهَارَ وَلَايُحْسِنُونَ أَنْ يَّقْرَأُوا، فَلَوْ قَرَأْتَ القرآنَ عَلَيهِم بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَالْمُؤمِنِين! هَذَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ أَحْسَنُ، فَصَلَّىٰ بِهِم عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

﴿المختارة لضياء المقدسى ۱۱۶۱، وإسناده حسن﴾

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہؒ (تابعی م ۹۰ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں؛ مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے؛ اس لیے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: یا امیر المؤمنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہے (یعنی با جماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں؛ لیکن یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔

(۲) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ، قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّى بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَة، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَيُوتِرُ بِثَلاثٍ. ﴿مصنف ابن أبى شيبة ۷۷۶۶، والترغيب والترهيب لقوام السنة للأصبهانى ۱۷۹۰، إسناده مرسل صحيح﴾

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ (تابعی، م ۱۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر مدینہ منورہ میں پڑھاتے تھے۔

(۳) عن السائب بن يزيد رضی اللہ عنہ قال: كانوا يقومون على عهد عمر فى شهر رمضان بعشرين ركعة، وكانوا ليقرءون بالمئين من القرآن. ﴿مسند ابن الجعد ۲۸۲۵، وإسناده صحيح على شرط الشيخين﴾

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (صحابی، م ۹۱ھ) فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور وہ سو اور سو سے زیادہ آیتوں والی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٤) عن الحسن قال: كانوا يصلون عشرين ركعة، فإذا كانت العشرُ الأواخرُ زاد ترويحة شفعين. ﴿فضائل رمضان لابن أبى الدنيا ۵۳، وإسناده صحيح على شرط مسلم﴾

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ (تابعی م ۲۱ھ ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور آخیری عشرہ میں ایک ترویحہ یعنی چار رکعات کا اضافہ فرماتے تھے۔

(٥) عن إبراهيم أن الناس كانوا يصلون خمس ترويحات في رمضان.

﴿الآثار لأبي يوسف ۲۰۹، وإسناده صحيح﴾

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعیؒ (تابعی م ۵۰ھ ۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ وتابعین) رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

(٦) عن عطاء بن أبي رباح قال: كانوا يُصَلُّونَ في شهرِ رمضانَ عشرينَ ركعةً، والوِترَ ثلاثا. ﴿فضائل رمضان ٤٩، ومصنف ابن أبي شيبة ٧٧٧٠، إسناده صحيح على شرط مسلم، تنبيه القاري ١/٤٣﴾

ترجمہ: حضرت عطاء ابن أبي رباحؒ (تابعی، م ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھتے تھے۔

(٧) عن يونس بن عبيد قال: شهدتُ الناسَ قبل وقعةِ ابن الأشعث وهم في شهر رمضان، فكان يؤمهم عبدالرحمٰن بن أبي بكرة، وسعيد بن أبي الحسن، ومروان العبدي، فكانوا يصلون بهم عشرين ركعة، ولايقنتون إلّا في النصفِ الثاني، وكانوا يختمون القرآن مرتين. ﴿فضائل رمضان لابن أبي الدنيا ٥٠، وإسناده صحيح على شرط مسلم، قيام رمضان للمروزي ١/٢١، وتاريخ دمشق لابن عساكر ١٣/٣٦﴾

ترجمہ: حضرت یونس بن عبیدؒ (تابعی، م ۱۳۹ھ) فرماتے ہیں کہ واقعہ ابن اشعث (۶۱ھ) سے پہلے میں نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہؓ، اور سعید بن ابوالحسنؒ اور مروان عبدیؒ رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اور نصف رمضان سے دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے، اور دو مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

بعض لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح کے سنت ہونے، اور اس پر اجماع کا انکار کرتے ہیں، اور تہجد کے باب کی احادیث اور عبارتوں سے آٹھ رکعات تراویح پر استدلال کرتے ہیں۔ خود بھی دھوکہ میں رہتے ہیں، اور دوسروں کو بھی دھوکہ میں ڈالتے ہیں؛ جب کہ جمہور صحابہ، وتابعین، وتبع تابعین، مجتہدین امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام

عبداللہ ابن مبارکؒ ،امام داود ظاہریؒ، ودیگر فقہاء ومحدثین امام ترمذیؒ ،امام بیہقیؒ ،علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ ،امام غزالیؒ، علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ، علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ، علامہ رافعیؒ، علامہ ابواسحاق شیرازیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ سبکیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ ابن الملقنؒ، علامہ زین الدین عراقیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ، علامہ رملیؒ، علامہ خطیب شربینیؒ، علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ وغیرھم بیس (۲۰) تراویح کے قائل؛ بلکہ بیس (۲۰) رکعات پر عمل پیرا ہیں۔

## بیس رکعات پر صحابہ وعلماء کے اتفاق کے بعد آٹھ رکعات تراویح پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے

مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا طبقہ آٹھ (۸) رکعات تراویح پر اصرار کرتے ہوئے بیس (۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گیارہ رکعات والی روایت اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی حدیث ہی کو دلیل مانتا ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہے؛ اس لیے کہ

﴿الف﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعات اس ترتیب سے پڑھنے کا ذکر ہے چار، چار اور تین۔ اور دوسری صحیح حدیث میں دس اور ایک رکعات پڑھنے کا ذکر ہے، اور ایک صحیح حدیث میں آٹھ رکعات اور پانچ رکعات ایک سلام کے ساتھ جملہ تیرہ (۱۳) رکعات پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور ایک صحیح حدیث میں نو (۹) رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھنے کا ذکر ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت کردہ یہ تمام حدیثیں ایک دوسرے سے رکعات اور ترتیب میں معارض ہیں۔ ایک روایت پر عمل کرنے سے دوسری حدیثوں کا ترک لازم آئے گا؛ لہٰذا ان حدیثوں کی توجیہ وتاویل کرنی ضروری ہوگی۔ علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات بھی حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے ترتیب اور رکعات میں مختلف ہیں، جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی صحیح روایت میں دو رکعات چھ مرتبہ جملہ بارہ (۱۲) رکعات پھر وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور ایک مرسل حدیث میں سترہ (۱۷) رکعات پڑھنا مذکور ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ۴۷۱۰) لہٰذا حضرت عائشہؓ کی صرف ایک ہی روایت سے تراویح کی گیارہ رکعات پر اصرار کرنا اور باقی حدیثوں کا ترک کرنا صحیح نہ ہوگا۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں أتنام قبل أن توتر کے الفاظ ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اٹھنے کے بعد نماز ادا فرماتے تھے، اور دوسری حدیثوں سے

معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کی راتوں میں سوتے نہیں تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ إذا دَخَلَ رمضانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثم لم يأتِ فِراشَهُ حتى يَنسَلِخَ (یعنی پورا رمضان بستر کے قریب نہیں آتے تھے) نیز حضرت ابوذرؓ کی حدیث میں پوری رات تراویح پڑھانا ثابت ہے؛ لہٰذا اس حدیث کو تراویح پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۳) حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے کمرہ میں نماز ادا فرما کر آرام فرمایا، جب کہ تراویح کی احادیث میں اکثر مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے: لہٰذا گیارہ (۱۱) رکعات کی اس حدیث کو تراویح سے جوڑنا، اور بیس (۲۰) رکعات کی نفی میں اس حدیث کو پیش کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

(۴) حضرت عائشہؓ کی گیارہ (۱۱) رکعات کی روایت کے اخیر میں أتَنامُ قَبلَ أن تُوتِرَ (کیا وتر پڑھے بغیر آپ سو گئے تھے؟) کے الفاظ قابلِ غور ہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ نماز وتر ہو؛ اس لیے کہ حضرت عائشہؓ کی دوسری حدیث (صحیح مسلم ۱۷۷۳) میں نو (۹) رکعات وتر پڑھ کر دو رکعات جملہ گیارہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

﴿ب﴾ حضرت جابر ؓ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا آٹھ رکعات پڑھانے کا ذکر ہے؛ لیکن اس حدیث سے بیس رکعات کی نفی پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے؛ اس لیے کہ (۱) اس حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا ہے۔ (۲) یہ روایت حضرت جابر ؓ کی ایک اور حدیث کے معارض ہے جس میں چوبیس (۲۴) رکعات اور تین رکعات وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ (۳) حضرت جابر ؓ کی حدیث میں صرف ایک رات کا ذکر ہے، بقیہ راتوں کا ذکر نہیں ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے بیس رکعات کی نفی کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۴) اس حدیث کے اخیر میں کَرِهتُ أن يُكتَبَ عليكم الوترُ کے الفاظ ہیں۔ اس سے احتمال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نماز وتر ہو۔ آپ ﷺ پہلے کچھ رکعتیں پڑھی ہوں، جیسا کہ دوسری حدیثوں میں آپ کا نماز پڑھ کر سوجانا پھر وتر پڑھنا ثابت ہے۔ نیز آپ ﷺ کا انفرادی تراویح پڑھنا اور صحابہ کرامؓ کا آپ کو نماز پڑھتے دیکھ کر آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہونا دوسری حدیثوں سے ثابت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت جابر ؓ اخیر میں شریک ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ امام ابن حبانؒ اور امام ابن خزیمہؒ نے اس حدیث کو وتر کے باب میں نقل کیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کا رمضان المبارک میں بیس

(۲۰) رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھنا مروی ہے۔ (اگرچہ اس حدیث کے ایک راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمانؒ پر کلام کیا گیا ہے؛ مگر ان کی روایات کو بہت سے محدثین نے نقل فرماکر سکوت اختیار کیا ہے۔ اور اس کی متن کی تائید میں دوسری روایات اور عملِ صحابہؓ بھی موجود ہے، اس لیے اس کو ضعیف کہنا صحیح نہ ہوگا۔) اور تاریخ جرجان ومخطوطات شیخ ابوطاہر اصبہانی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک میں چوبیس (۲۴) رکعات اور تین رکعات وتر پڑھانا منقول ہے اور صحابہ وتابعین کا عمل بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح کا ہے؛ لہٰذا صحابہ، تابعین اور اکثر علماء امت کے بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اتفاق کے بعد آٹھ (۸) رکعات تراویح پر اصرار کرنا اور حدیث صحیح وحدیثِ ضعیف کی بحث کرتے ہوئے بیس رکعات کا انکار کرنا حق اور اجماع سے انحراف کا باعث ہوگا۔

اللّٰهم اَرِنَا الحقَّ حقًّا وَارزُقنَا اتِّبَاعَه وَاَرِنَا الباطلَ باطلاً وارزُقنَا اجتِنَابَه.

(مزید تفصیل ودلائل کے لیے راقم کی کتاب ''تراویح سنت کے مطابق پڑھیے'' کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے)۔